مطبوعات

تعلیم کا مسئلہ | مرتبہ: جناب ظہور احمد، جناب ممتاز احمد، اور جناب عارف الحق۔ شائع کردہ: ادارۂ مطبوعات جمعیت ۲۳۔ اسٹریچن روڈ، کراچی۔

پاکستان میں نظامِ تعلیم نے آج جو متعدد مسائل پیدا کیے ہیں اُن کے بارے میں مختلف اصحابِ فکر کی بیش قیمت آرا اس مجموعہ کی زینت ہیں۔ ان اصحابِ فکر میں ماہرینِ تعلیم آزمودہ کار سیاست دان، تعلیم و تعلّم کا عملی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کرام اور نامور قانون دان شامل ہیں۔ ان حضرات میں پروفیسر اشتیاق حسین قریشی، پروفیسر حمید احمد خاں، ڈاکٹر سید عبداللہ، مولانا صلاح الدین مرحوم، پروفیسر خورشید احمد، پروفیسر خواجہ محمد اسلم، مولانا امین احسن اصلاحیؒ چوہدری محمد علی، جناب نعیم صدیقی صاحب۔ جناب اے کے۔ بروہی، جسٹس حمود الرحمٰن جسٹس اے۔ آر کارنیلیس اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان حضرات نے جن جن موضوعات پر اظہارِ خیال فرمایا ہے وہ اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن چونکہ اس مجموعہ کے مرتب کرنے والوں کا ذہن اسلامی ہے اس لیے اس مرقع میں ایک مقصدی ترتیب اور معنوی ربط پایا جاتا ہے۔ ہمارے تعلیمی نظام کے پس منظر، اس کے اندر بگاڑ کی مختلف صورتوں اور اُن کے اسباب، نئے نظامِ تعلیم کی ضرورت، زبان اور نظامِ تعلیم، پاکستان میں رسم الخط کا مسئلہ اور تعلیم نسواں۔ الغرض تعلیم کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے متعلق سیر حاصل بحث نہ کی گئی ہو۔ اس مجموعہ کا آغاز پروفیسر خورشید احمد صاحب کے گراں قدر مقالے "ہندوستان میں مسلمانوں کا نظامِ تعلیم۔ ایک تاریخی جائزہ" سے اور اختتام اسلامی جمعیت طلبہ کی اُس فکر انگیز یادداشت پر ہوتا ہے جو ہمارے دردمند نوجوانوں نے تعلیمی کمیشن کے

سامنے پیش کی۔ یہ یادداشت بڑی موثر اور دلچسپ ہے۔ اس مجموعہ کی ترتیب کے لیے اس کے فاضل مُرتّبین ملک کے دینی حلقوں سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔ باری تعالیٰ ان کے عزائم اور ارادوں کو تقویت بخشے۔

معیارِ کتابت و طباعت اوسط درجے کا ہے۔ البتہ کتابت میں کچھ اغلاط رہ گئی ہیں۔ قیمت درج نہیں۔

آزمائش کی گھڑی | تالیف جناب مسکین حجازی صاحب لیکچرار شعبۂ صحافت جامعہ پنجاب لاہور۔ ناشر: پاکستان کوآپریٹو پبلیشرز لاہور۔ صفحات ۴۷۰۔ قیمت چھ روپے بارہ آنے۔

گزشتہ سال بھارتی جارحیت کے مقابلے میں اہلِ پاکستان نے جس پامردی، جرأت، اتحاد، تنظیم اور جذبۂ ایثار کا ثبوت دیا ہے وہ تاریخ میں ہمیشہ ایک مقدس یادگار کے طور پر محفوظ رہے گا۔ فاضل مصنّف جناب مسکین حجازی صاحب نے زیرِ تبصرہ کتاب میں ایامِ جنگ کے واقعات تاریخ وار درج کیے ہیں۔ انہیں پڑھ کر ہمیں اپنی قوم کی خوابیدہ صلاحیتوں کا احساس ہوتا ہے اور ہم اس کے مستقبل کے بارے میں مایوس ہونے کی بجائے علامہ اقبال مرحوم کے الفاظ میں یہ باور کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں:

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی!

یہ ڈائری دلوں کو گرمانے کے علاوہ ایک مستند تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس سے مستقبل کا مؤرخ بھرپور فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

طباعت اور کتابت کا معیار عمدہ ہے۔

کلبانگِ جہاد | مُرتّبین: جناب شادانی، جناب قمر صدیقی، جناب حفیظ صدیقی اور جناب حفیظ الرحمٰن احسن۔ شائع کردہ: ایوانِ ادب۔ چوک اردو بازار، لاہور۔ صفحات ۲۱۶۔

قیمت ۳ روپے پچاس پیسے۔

گزشتہ ستمبر میں جب بھارت نے پاکستان کو دعوتِ مبارزت دی تو اسے نہ صرف ہمارے شیر دل عساکر نے پوری جرأت کے ساتھ قبول کیا بلکہ ہر طبقے نے ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس کی یلغار کو روکنے کی کوشش کی۔ چنانچہ ہر طبقے کی صلاحیتیں پوری طرح اُبھر کر سامنے آگئیں۔ ملک کے سخنوروں نے بھی اپنا فرض پوری خوبی کے ساتھ سرانجام دیا اور شعر کے ذریعہ قوم کے اندر ایک ناقابلِ تسخیر ولولہ بیدار کیا۔ زیرِ تبصرہ کتاب اسی قسم کے اشعار کا ایک قیمتی مُرقع ہے۔

ISLAM AND MODERNISM از محترمہ مریم جمیلہ صاحبہ۔

شائع کردہ: جناب محمد یوسف خاں سنت نگر۔ لاہور صفحات ۱۶۲۔ قیمت ۱۲ روپے۔

اس کتاب کی فاضل مُصنفہ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ان کی ایک کتاب ISLAM VERSUS WEST اور مختلف علمی مضامین جو وقتاً فوقتاً ملک اور بیرونِ ملک کے مؤقر جرائد میں شائع ہوتے رہے ہیں، اہلِ علم سے خراجِ تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب اُن کے فکر کی سلامتی اور مغربی تہذیب و تمدن کے گہرے مطالعہ کی ہر لحاظ سے آئینہ دار ہے۔ یہ کتاب ۱۸ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں مغربی مادیت کے فکری ماخذ کی نشاندہی کی گئی ہے، دوسرے باب میں فکرِ جدید اور اُس کی خصوصیات اور اُس کے نتائج کو واضح کیا گیا ہے۔ تیسرا باب بڑا فکر انگیز ہے اور اس میں بڑی دیدہ وری سے اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ کیا اسلام اور بیسویں صدی کے فکری رجحانات کے درمیان کوئی مصالحت ہو سکتی ہے؟ پھر اگلے صفحات میں محترمہ مریم جمیلہ نے سید امیر علی، سر سید احمد خاں، مصطفیٰ اتا ترک، شیخ محمد عبدہٗ، ڈاکٹر طٰہٰ حسین اور شیخ خالد محمد خالد کے افکار پر بڑی زوردار تنقید کی ہے اور مغرب کے مقابلے میں ان کی ذہنی مرعوبیت کی نقاب کشائی کی ہے۔

کتاب کے آخری ابواب میں اسلام اور عرب قومیت، اسلامی قومیت کے عناصر ترکیبی اور اُس کی خصوصیات، تاریخ اسلامی کے جائزے کی اشد ضرورت، ترقی کا نعرہ ــــ ہمارا سب سے بڑا دشمن۔ اسلام کی معذرت خواہانہ تعبیر کے نقصانات پر بڑی سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

اس کتاب کے ایک ایک لفظ سے محترمہ مریم جمیلہ کا مومنانہ جوش و خروش اور مسلمانوں کو مغربی افکار و نظریات کی غلامی سے نجات دلانے کا ایک ناقابل تسخیر ولولہ ٹپکتا ہے۔

اس بیش قیمت کتاب کے مطالعہ کے دوران البتہ دو چیزیں ضرور کھٹکی ہیں۔ ایک شیخ محمد عبدہٗ پر اُن کی جرح۔ شیخ مرحوم و مغفور میں ہمیں تجدّد کا وہ رنگ نظر نہیں آتا جو سرسیّد اور اُن کے مقلدین کے ہاں پایا جاتا ہے۔ دوسری چیز مصنّفہ کی وہ تصویر ہے جسے کتاب میں شائع کیا گیا ہے۔ تصویر میں وہ بلاشبہ پردہ نشین ہیں لیکن اُن کے ٹھوس دینی خیالات اور رجحانات کے پیش نظر یہ باپردہ شبیہ بھی ذوق پر گراں گزرتی ہے۔

محترمہ مریم جمیلہ کے رفیق حیات جناب یوسف خاں صاحب نے اس کتاب کو نہایت ہی اونچے طباعتی معیار پر شائع کیا ہے اور یہ معیار اتنا عمدہ ہے کہ ہمارے ملک میں اس معیار پر معدودے چند کتابیں شائع ہوئی ہیں۔